’ساحلِ مرجان‘ کے ادبی ایڈیٹر ڈاکٹر اسلم رضوی کا انتقال، ادبی حلقوں میں سوگ

ادبی صفحہ کے 27 برس، درجنوں نئے لکھنے والوں کی تربیت، آخری ایام میں ’ساحلِ مرجان‘ کا خصوصی شمارہ ترتیب دے رہے تھے

(ادبی صفحہ/ایڈیٹر کے قلم سے)

ساحلِ مرجان، 7 جولائی 2024ء — ادبی صفحہ

ڈاکٹر اسلم رضوی کا انتقال جمعرات کی شام ساحلِ مرجان کے ادبی صفحے کے لیے ایک ایسا خلا چھوڑ گیا ہے جسے آنے والے برسوں میں بھرنا آسان نہیں ہوگا۔ وہ 27 برس تک اس اخبار کے ادبی صفحے کے ایڈیٹر رہے اور اس دوران سیکڑوں نئے لکھنے والوں کی تحریریں پہلی بار اسی صفحے پر چھپیں۔ ان کے شاگرد اب ملک کے مختلف اخبارات میں کالم لکھتے ہیں، کتابیں مرتب کرتے ہیں اور کئی جامعات میں اردو پڑھاتے ہیں۔ یہ خبر جیسے ہی پھیلی، دفتر کے فون مسلسل بجنے لگے اور شام تک ادبی حلقوں میں تعزیتی پیغامات کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

ڈاکٹر اسلم رضوی کا تعلق ساحلِ مرجان کے ایک متوسط تاجر خاندان سے تھا۔ والد کپڑے کی دکان چلاتے تھے اور چاہتے تھے کہ بیٹا بینک میں ملازمت کرے۔ اسلم نے بی اے کیا تو والد کی خواہش کا احترام کیا، مگر ساتھ ہی اردو میں ایم اے بھی کر لیا۔ یہ فیصلہ بعد میں سب کے لیے اچھا ثابت ہوا۔ 1971ء میں وہ ساحلِ مرجان کے ادبی صفحے کے نائب مدیر مقرر ہوئے اور چار برس بعد مدیر بن گئے۔ اس وقت اخبار کی اشاعت کم تھی، دفتر ایک کرائے کے کمرے میں تھا اور ادبی صفحے کے لیے مواد کا بڑا حصہ خود ایڈیٹر کو لکھنا پڑتا تھا۔ اسلم نے یہ بوجھ اٹھایا اور ساتھ ہی نئے لکھنے والوں کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔

ان کے شاگرد بتاتے ہیں کہ وہ ہر نئی تحریر کو سرخ روشنائی سے نہیں، نیلی روشنائی سے درست کرتے تھے تاکہ لکھنے والا گھبرائے نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ غلطی بتانا ایڈیٹر کا کام ہے، مگر حوصلہ دینا بھی اسی کا کام ہے۔ کئی نوجوان شاعر اور افسانہ نگار انہی کے کہنے پر باقاعدگی سے لکھنے لگے اور بعد میں ملک کے معروف ادیب بنے۔ ان میں سے چار اب خود کالج کے استاد ہیں اور ایک نے حال ہی میں اپنی پانچویں کتاب شائع کی ہے جس کا دیباچہ ڈاکٹر اسلم رضوی نے لکھا تھا۔

ادبی صفحہ کے 27 برس، درجنوں نئے لکھنے والوں کی تربیت، آخری ایام میں ’ساحلِ مرجان‘ کا خصوصی شمارہ ترتیب دے رہے تھے